دارالافتاء
۲۴
فتویٰ نمبر ۱۹۱
جامعہ خیرالمدارس ملتان پاکستان
26 NOV 2017

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان حضرات اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہم جو بزرگان دین کی یا اپنے بڑوں کی اترن استعمال کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں برکات ہیں، اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارے دادا، نانا کے کپڑے ہیں وہ بہت نیک تھے، اس لیے ہماری شخصیت پر بھی اچھے اثرات پڑیں گے۔

سوال یہ ہے کہ آج کل جو لنڈا عام ہے، جو کہ ظاہر ہے کہ بے دینوں کی اترن ہوتی ہے، کیا ان کپڑوں کو خرید کر، دھو کر استعمال کرنے سے انسان کی شخصیت پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا؟

ایسے ہی "خالہ"، بہن وغیرہ، جو زیادہ امیر ہوں اور زیادہ دین دار نہ ہوں، وہ اپنی اترن (استعمال شدہ کپڑے) دیدیں تو ان کو استعمال کرنے سے شخصیت پر کوئی اثر تو نہیں پڑتا؟

ایک سائلہ...... از تعلیم النساء، جامعہ خیر المدارس ملتان

الجواب

بنی اسرائیل کے پاس جو صندوق تھا، جس کے ذریعہ سے وہ دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتے تھے، اس صندوق میں سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام کے ملبوسات تھے، قرآن پاک میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى وَآلُ هَارُونَ

"بَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ" کی تفسیر معارف القرآن (جلد:۱، صفحہ:۶۰۵) میں "ملبوسات" سے کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور صلحاء کے ملبوسات میں برکات ہوتی ہیں۔ ایسے ہی بد دین لوگوں کے ملبوسات میں بھی اثرات ہوتے ہیں۔

لہٰذا بلا ضرورت لنڈے والے کپڑے پہننا مناسب نہیں، اعلیٰ درجہ یہی ہے۔ گو دھونے کے بعد پہننے کی گنجائش ہے۔ انہیں پہن کر نماز، ذکر اذکار، تلاوت کرنے سے برے اثرات ختم ہونے کی امید ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب کوئی علاقہ فتح ہو جاتا تو تین دن تک وہاں قیام فرماتے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ یہ زمین ایک عرصہ سے کفر وشرک اور شیطانیت کا مرکز رہی ہے، یہاں چند روز قیام کرکے اسے توحید اور ذکر اللہ سے معمور کیا جائے۔

عن أبي طلحة رضي الله عنهما : عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا ظهر

۲۴
۱۹۱

على قوم أقام بالعرصة ثلاث ليال-

(بخاری شریف، باب من غلب العدو اقام فاقام علی عرصتهم ثلاثا)

قوله ''إذا ظهر أي إذا غلب قوله ثلاث ليال'' وقال ابن الجوزي كانت إقامته ليظهر تأثير الغلبة وتنفيذ الأحكام وترتيب الثواب

ایسے ہی بت خانہ کو مسمار کر کے وہاں مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔

''اذا اتيتم ارضكم فاكسروا بيعتكم وانضحوا مكانها بهذا الماء واتخذوها مسجداً''

(رواہ النسائی، مشکوۃ شریف، جلد ۱ صفحہ ۶۹)

مسجد نبوی کی زمین بھی قبورِ مشرکین کی جگہ تھی، جسے صاف کر کے مسجد تعمیر کی گئی۔

عن أنس بن مالك قال كان موضع المسجد حائطا لبني النجار فيه حرث ونخل وقبور المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم « ثامنوني به ». فقالوا لا نبغي به ثمنا. فقطع النخل وسوى الحرث ونبش قبور المشركين وساق الحديث۔(ابوداؤد شریف)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ کفار سے متعلقہ زمین اور اشیاء کو جب ذکر اللہ، نماز وغیرہ کیلئے استعمال کیا جائے تو وہ اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

یہی حکم امیر بہن کے استعمال کردہ کپڑوں کا ہے۔ بشرطیکہ حلال کمائی سے خرید شدہ ہوں، بصورتِ دیگر لینا ہی درست نہ ہوگا۔

فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۴۳۹/۳/۷ھ

26 NOV 2017

مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

دارالافتاء
191
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان